Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۴۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ڈیڑھ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۷ صفر سنہ ۱۳۹۴ھ ۲ امان سنہ ۱۳۵۳ ہش ۲ مارچ سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۴۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم امان ۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

پیچش کی تکلیف ابھی چل رہی ہے جس کی وجہ سے ضعف بھی ہو جاتا ہے

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحتِ کاملہ اور درازئ عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں ؛

ربوہ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت مختلف عوارض کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے ؛

ربوہ یکم امان ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے بڑے صاحبزادے محترم نواب زادہ محمد احمد خان صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اِن دنوں طبیعت زیادہ ناساز ہے ۔ احباب توجہ اور التزام کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے کامل صحت عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ یکم امان ۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم محمد یوسف خان صاحب قادیانی گذشتہ رات وفات پا گئے ۔ انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون ۔

احبابِ جماعت ان کی مغفرت کے لئے دعا فرماویں ؛

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ثابت قدمی کے ساتھ دُعا میں مصروف رہنا چاہیئے

قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا استقامت شرط ہے

" دیکھو بخیل سے بھی انسان مانگتا رہتا ہے تو وہ بھی کسی نہ کسی وقت کچھ دے دیتا ہے اور رحم کھاتا ہے ۔ خدا تعالیٰ تو خود حکم دیتا ہے کہ مجھ سے مانگو اور میں تمہیں دوں گا ۔ جب کبھی کسی امر کے واسطے دُعا کی ضرورت ہوتی تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ آپؐ وضو کر کے نماز میں کھڑے ہو جاتے اور نماز کے اندر دعا کرتے ۔

دعا کے معاملہ میں حضرت عیسیٰؑ نے خوب مثال بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ ایک قاضی تھا جو کِسی کا انصاف نہ کرتا تھا اور رات دن اپنی عیش میں مصروف رہتا تھا ۔ ایک عورت جس کا ایک مقدمہ تھا وہ ہر وقت اس کے دروازے پر آتی اور اس سے انصاف چاہتی ۔ وہ برابر ایسا کرتی رہتی یہاں تک کہ قاضی تنگ آ گیا اور اس نے بالآخر اس کا مقدمہ فیصلہ کیا اور اس کا انصاف اسے دیا ۔ دیکھو کیا تمہارا خدا قاضی جیسا بھی نہیں کہ وہ تمہاری دُعا سُنے اور تمہیں تمہاری مُراد عطا کرے ؟ ثابت قدمی کے ساتھ دُعا میں مصروف رہنا چاہیئے ۔ قبولیت کا وقت بھی ضرور آہی جائے گا استقامت شرط ہے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلد نہم صفحہ ۱۴۱)

لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کی ضرورت

مالی سال کے ختم ہونے میں اب صرف ۲ دو ماہ باقی ہیں

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال کے اختتام میں اب صرف دو ماہ کا عرصہ باقی ہے لیکن جماعتوں کے مالی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ کثیر تعداد ایسی جماعتوں کی ہے جنہوں نے بمشکل اپنے بجٹ کا ۲/۳ حصہ پورا کیا ہے ۔ یہ صورتِ حال تشویش انگیز ہے پس ضروری ہے کہ عہدیدار اصحاب اپنی تمام توجہ کے ساتھ لازمی چندوں کی فراہمی کا انتظام فرماویں اور انہیں بروقت داخلِ خزانہ کرا کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوں ۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :۔

" ان شکرتم لازیدنکم ...... آپ جتنی زیادہ تسبیح و تحمید کریں گے اور اپنے محسن حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جتنا زیادہ درود پڑھیں گے اتنے ہی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے ... اس کی جو برکات ہمارے لئے مقدر ہیں اور اُن برکات کے حصول کے لئے جس قسم کی قربانیوں کی ضرورت ہے ۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ قربانیاں ہمیں کرنے کی توفیق عطا فرمائے "

(خطبہ جمعہ مطبوعہ الفضل ۱۹ ۔ دسمبر ۱۹۷۳ء)

عہدیدار اصحاب سے گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کو پیشِ نظر رکھیں اور لازمی چندہ جات کی فراہمی کے لئے اپنی کوششوں کو انتہاء تک پہنچا کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

(ناظر بیت المال ربوہ)

پبلشر :۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر :۔ سید عبدالحی ؛ مطبع :۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقامِ اشاعت :۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۲ ر امان ۱۳۵۳ ہش

بعض بیرونی اور اندرونی خطرات

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ حقیقی نجات کے لئے محض ایمان لانا ہرگز بھی کافی نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ایمان لانے کے بعد مناسب حال اعمال کا بجالانا ضروری ہوتا ہے۔ اِس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مومن ہر وقت دو قسم کے خطرات میں گھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ بعض خطرات تو انہیں بیرونی طور پر لاحق ہوتے ہیں اور بعض خطرات ان کے اپنے پیدا کردہ ہوتے ہیں اور اِس لحاظ سے وہ اندرونی نوعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اِن ہر دو قسم کے خطرات کا علیحدہ علیحدہ ذکر کر کے اُن مناسب حال اعمال پر الگ الگ روشنی ڈالی ہے جنہیں بہ تعہد بجالا کر اِن خطرات سے بآسانی بچا جا سکتا ہے۔

جہاں تک بیرونی خطرات کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ مخالفینِ حق اپنے جتھے اور اپنے اموال پر بھروسہ کرتے ہوئے حق کو مٹانے اور اہلِ حق کی ہستی کو کالعدم کر دینے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے لیکن خدا تعالیٰ ان کے منصوبوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دیتا اور وہ حق اور اہلِ حق کی حفاظت فرماتا چلا جاتا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ؕ (آلِ عمران آیت ۱۱۷)

یعنی جو لوگ کافر ہیں حق اور اہلِ حق کے ساتھ مقابلہ میں نہ ان کے اموال کوئی کام آئیں گے اور نہ ان کا جتھہ انہیں کوئی فائدہ پہنچا سکے گا۔ اور وہ خدائی عذاب سے بچ نہیں سکیں گے۔

مخالفینِ حق کو ناکام بنانے کی ذمہ داری لینے کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی دو ایسے اعمالِ صالحہ کا ذکر کیا ہے جنہیں بیرونی خطرات کے وقت بجالانا مومنوں کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان اعمالِ صالحہ اور ان کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا یَضُرُّکُمْ کَیْدُھُمْ شَیْئًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ بِمَا یَعْمَلُوْنَ مُحِیْطٌ ۝ (آلِ عمران آیت ۱۲۱)

ترجمہ:۔ (اے مومنو! کافروں کی ایذا دہی پر) تم صبر کرو گے اور تقویٰ اختیار کرو گے تو ان کی مخالفانہ چالیں تمہیں کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکیں گی اور جو کچھ وہ کرتے ہیں اللہ اسے یقیناً پارہ پارہ کرنے والا ہے۔

سو گویا صبر اور تقویٰ دو ایسے اعمالِ صالحہ ہیں جن پر بہ تعہد کاربند ہو کر مومن بیرونی خطرات کا کامیابی سے مقابلہ کر کے ان کی مضرت سے بچ سکتے ہیں۔

مخالفینِ حق کی طرف سے پیدا کئے جانے والے بیرونی خطرات کے بالمقابل ایک مومن کو سب سے بڑا اندرونی خطرہ یہ لاحق ہوتا ہے کہ کہیں وہ شیطان کے بہکانے میں آ کر خدا سے ہی غافل نہ ہو جائے اور اِس طرح خدائی حفاظت کا سزاوار نہ رہے۔ اِسی لئے اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اِس خطرہ سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ ؕ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ (الحشر آیات ۲۰، ۲۱)

ترجمہ:۔ اور اُن لوگوں کی طرح نہ بنو جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا۔ سو اللہ نے بھی ان کو اپنی جانوں کا فائدہ بھلا دیا۔ یہ لوگ اطاعت سے باہر نکلنے والے ہیں (اور یہ بھی یاد رکھو کہ) دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ جنتی لوگ ہی کامیاب ہوتے ہیں۔

خدا کو بھلا دینے کا ایک نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انسان مال کی محبت میں گرفتار ہو کر خدا کی راہ میں اسے خرچ کرنے سے گھبراتا ہے۔ مال کی محبت اسے اِس قابل نہیں رہنے دیتی کہ وہ خدائی امان کے نیچے آسکے۔ اِس طرح وہ انفاق فی سبیل اللہ سے جی چُرا کر اپنے آپ کو تباہی کی طرف دھکیل رہا ہوتا ہے۔ وہ یہ سمجھ رہا ہوتا ہے کہ مال کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے میں اسے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے بچا رہا ہوں اور اس کی حفاظت کر رہا ہوں لیکن فی الحقیقت ایسا کرنے میں وہ تباہی اور ہلاکت کو دعوت دے رہا ہوتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے انفاق فی سبیل اللہ سے اجتناب اور اس کی ہلاکت آفرینی سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَاَنْفِقُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَلَا تُلْقُوْا بِاَیْدِیْکُمْ اِلَی التَّھْلُکَۃِ ۚ وَاَحْسِنُوْا ۚ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (البقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ:۔ اور اللہ کے راستہ میں (مال و جان) خرچ کرو اور (مال و جان کو خدا کی راہ میں خرچ نہ کر کے) اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو (اور احسان سے کام لو اللہ احسان کرنے والوں سے یقیناً محبت کرتا ہے۔

اِس سے صاف عیاں ہے کہ اللہ کے راستہ میں اپنے اموال کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے جی چُرانا ایک بہت بڑے اندرونی خطرہ کی حیثیت رکھتا ہے جس کے نتیجہ میں انسان خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف دھکیل رہا ہوتا ہے۔

الغرض محض ایمان لانے کے نتیجہ میں انسان یکدم امن میں نہیں آجاتا۔ وہ اندرونی اور بیرونی ہر دو قسم کے خطرات میں گھرا ہوا ہوتا ہے۔ ان خطرات سے بچنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ مناسبِ حال اعمال بجالا کر اپنے آپ کو خدائی حفاظت اور امان کے نیچے لے آئے۔ وہ اعمالِ صالحہ بیرونی خطرات کی صورت میں صبر اور تقویٰ اور اندرونی خطرات کی صورت میں انفاق فی سبیل اللہ سے عبارت ہوتے ہیں۔

حضرتِ فضلِ عمرؓ

تُو عہدِ نَو کا دیدۂ بیدار، آج بھی
ہے تیری ذات مرکزِ انوار، آج بھی
جس راہ پر ہے منزلِ مقصود کا نشاں
اُس رہ کا ہے تُو قافلہ سالار، آج بھی
اے فطرتِ بلند کے اِک گوہرِ کمال
تابندہ دِل میں ہیں تیرے افکار، آج بھی
تیری ہی تیغِ فکر کے انوار کے طفیل
ظلمت سے ہم ہیں برسرِ پیکار، آج بھی
لرزاں ہے تجھ سے شورشِ باطل کی کائنات
تُو دشمنانِ دِین پہ ہے تلوار، آج بھی
قائم ہے تجھ سے عظمتِ ملّت کی آب و تاب
جاری ہے تیرا چشمۂ انوار، آج بھی
دَورِ جہاں پہ ثبت رہیں گے تیرے نقوش
یہ کہہ رہی ہے وقت کی رفتار، آج بھی
اِس شہرِ دلنواز کے بانی، تجھے سدا
کرتے ہیں یاد یہ گُل و گلزار، آج بھی
گلشن میں عہدِ فصلِ بہاراں تجھی سے ہے
اِس انجمن میں جشنِ چراغاں تجھی سے ہے

عبدالسلام اختر ایم اے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی

محترم کیپٹن نثار احمد صاحب لاہور چھاؤنی

قرآن پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ أَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ۗ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

یعنی جو لوگ اپنے مالوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے اس فعل) کی حالت اس دانہ کی حالت کے مشابہ ہے جو سات بالیں اگائے (اور) ہر بالی میں سو دانہ ہو اور اللہ جس کے لئے چاہتا ہے (اس سے بھی) بڑھا بڑھا کر دیتا ہے اور اللہ وسعت دینے والا (اور) بہت جاننے والا ہے۔

ان آیات میں خدا تعالیٰ نے بشارت دی ہے کہ جو لوگ میری راہ میں خرچ کریں گے (میں ان کے خرچ اپنے ذمہ نہیں رکھوں گا) انہیں سات گنا ہی نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھا کر دوں گا۔ پھر ایک مقام پر فرمایا۔ میری راہ میں مال کی قربانی کرنے والے ہمیشہ کامیابی کے منہ دیکھیں گے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ صحابہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں سچے وعدے والے خدا نے قیصر و کسریٰ جیسی عظیم سلطنتیں عطا کیں۔ بادشاہوں کے جاہ و حشمت کے نشان سونے جواہرات کے کنگن اور بہت ہی قیمتی رومال غریب اور بھوک کی شدت سے بے ہوش ہو جانے والوں کو عطا کئے۔ پھر اسلام کی نشأۃ ثانیہ میں خدا تعالیٰ نے کئے فضل اور بشارتوں کو ہم اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی سنت اور حضرت خاتم النبیین کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح اور مہدی معہود ہونے کا دعوےٰ کیا۔ دعوےٰ نبوت سے قبل یہ حالت تھی کہ بعض اوقات آپ کو باسی اور سوکھی روٹی مل جاتی تھی۔ دنیا سے بے نیاز ہو کر آپ کے ہر وقت ذکر الٰہی اور عبادت میں مشغول رہنے پر آپ کے والدین فکر مند تھے کہ اس ملاں کا کیا بنے گا۔ کون اس کی ضروریات زندگی پوری کرے گا۔ ادھر یہ خدشات بیان ہو رہے تھے ادھر خدا تعالیٰ آپ کے جذبہ عشق اور قربانیوں کے نتیجے میں یہ بشارت دے رہا تھا کہ

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

آپ کے دعوےٰ نبوت کے بعد جب پرستاران احمدیت اپنے محبوب کے آستانہ پر آنے لگے تو ایسا وقت بھی آیا کہ خادموں کے کھانے کا انتظام کرنے کے لئے آپ کے ارشاد مبارک پر حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کو اپنا کچھ زیور بیچنا پڑا۔ اشاعت اسلام کے لئے حضور کو اپنے خادموں سے دو دو آنے چندہ کی تحریک کرنی پڑی مگر خدا تعالیٰ کے فضل سے کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ اسلام کے سامان ہونے لگے

آپ کی وفات کے بعد

خلافتِ ثانیہ

کے آغاز میں اپنے آپ کو علمی و مالی ہر لحاظ سے افضل سمجھنے والے لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اسکے انعامات سے بے بہرہ ہزاروں روپیہ سمیٹ کر لاہور چلے آئے اور انجمن کے خزانہ میں صرف چند آنے چھوڑے وہ نہ سمجھ سکے کہ مسیح محمدی کے خادموں اور خلافت سے وابستہ رہنے والوں کے لئے خدا تعالیٰ کی بڑی بڑی بشارتیں ہیں۔ اس لئے کہ ان کے سینوں میں سوائے خدا اور اسکے رسول کی محبت کے اور کچھ نہیں ہوگا وہ غریب ہوتے ہوئے دل کے بڑے غنی ہوں گے۔ خلفاء کی آواز کی طرف چلنے والے نہیں اور نہ ہی صرف دوڑنے والے بلکہ دیوانہ وار دوڑنے والے ہوں گے اور کوئی شیطانی روکاوٹ ان کے راستہ میں حائل نہیں ہو سکے گی خدا تعالیٰ کے فضل سے ایسا ہی ہوا اور کوئی شیطانی وسوسہ ہمارے ایمان اور اطاعت میں لغزش پیدا نہ کر سکا اور پھر مخلص احمدیوں کی قربانیوں کے نتیجے میں ان چند آنوں کو اس قدر بڑھایا اور ان میں اتنی برکت ڈالی کہ اس کے ذریعے بر اعظموں اور جزائر میں خدا تعالیٰ کے فضل سے دکھی انسانیت اور اشاعت کے لئے وہ کام ہوئے کہ بڑی بڑی اسلامی مملکتیں بھی مل کر نہ کر سکیں۔

بہرحال مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا مشن کامیابی سے چلتا رہا اور ساتھ ساتھ مسیح محمدی کے پرستار خاتم النبیین کا حقیقی نعرہ بلند کرنے والے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا پرچار کرنے والے بڑی سے بڑی قربانیوں کے لئے تیار ہوتے رہے۔ جن میں ایک مالی قربانی بھی تھی۔ موجودہ مادی دنیا میں مال سے اس قدر محبت ہے کہ اسکے حصول کے لئے ہر شیطانی حربہ استعمال کیا جاتا ہے جائز ناجائز کے فرق کو یکسر مٹا دیا جاتا ہے۔ مالی قربانی صرف اور صرف خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے اور اس کی رضا حاصل کرنے والے ہی کر سکتے ہیں یا یوں کہنا چاہیئے کہ موجودہ بھٹکی ہوئی دنیا میں مسیح محمدی کے ہی ماننے والے ہیں کہ جب ان کا خلیفہ مالی قربانی کا مطالبہ کرتا ہے تو وہ خوشی سے اچھلتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کو دیکھ کر مالی قربانیوں کے مطالبہ پر بے اختیار نعرہ تکبیر بلند کر کے اپنی خوش بختی کا اظہار کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کی توحید اور رسول اکرم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے ہم مسیح محمدی کے غلاموں نے کبھی تحریک جدید کبھی وقف جدید کبھی فضل عمرؓ فاؤنڈیشن اور کبھی نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی شکل میں مالی قربانیاں پیش کیں اور پھر اس جذبہ سے پیش کیں کہ دنیا یہ ماننے کے لئے تیار ہی نہیں کہ اس غریب جماعت کے فدائیوں میں اتنی بساط ہو سکتی ہے کہ دنیاوی آسائشوں اور اس کی رنگینیوں سے بے نیاز ہو کر ایک آواز پہ لاکھوں روپیہ نثار کرتے ہوئے مختلف ممالک میں مساجد بنا سکیں۔ ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے دنیا کی مختلف زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کر سکیں۔ دکھی انسانوں کی ہمدردی کے لئے لاکھوں روپیہ خرچ کر کے ہسپتال اور سکول قائم کر سکیں لیکن دنیا پرست بت پرست اور نہیں خداؤں کے ماننے والے کیا جانیں کہ یہ سب کچھ اس غریب لیکن خدائے واحد کے فضلوں کی وارث جماعت کی اطاعت گذاری اور قربانی کے جذبہ کا ہی نتیجہ ہے اور ان قربانیوں سے جو نشہ و سرور انہیں حاصل ہوتا ہے وہ یہی میکش جانتے ہیں

در بہاراں بپرس از میخوار
سنگ را چیست قدر ابر بہار

آئیں۔ آج ہم خدا تعالیٰ کی حمد کے گیت گائیں خاتم النبیین پر درود بھیجیں۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفاء کو سلام پہنچائیں۔ اسی خوشی میں کہ ہماری گذشتہ قربانیاں جو ہم نے تحریک جدید۔ وقف جدید۔ فضل عمر فاؤنڈیشن اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی شکل میں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کیں اس کی رحمت اور فضلوں سے قبول ہو گئیں اس لئے کہ یہ گذشتہ قربانیوں کی قبولیت ہی کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی کا نوید دے کر ایک اور قربانی کا مطالبہ کیا ہے۔ آئیں ہم پھر گذشتہ کی طرح

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

کو اپنا طرۂ امتیاز بنائیں اور خدا تعالیٰ کی بشارتوں کے وارث بنیں۔ دنیا اور اس کے مال سے پیار کرنے والوں کو آج پھر ثابت کر دیں کہ دنیا کا موہوم جاہ و جلال اور اس کی آسائشیں ہمارے ایمان اور اس عہد کو جو ہم نے مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے مبارک ہاتھوں پہ کیا کہ "ہم دین کو دنیا پہ مقدم رکھیں گے" متزلزل نہیں کر سکیں گی۔ کیا سچ نہیں کہ ایک دنیادار انسان اپنے فانی محبوب کی فانی خواہش کو اپنی فانی خوشی کے لئے بعض اوقات اپنی بساط اور ہمت سے بڑھ کر قربانی پیش کرتا ہے۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک روحانی محبوب کے مطالبہ پہ ابدی خوشی اور سرور ہی نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضلوں حاصل کرنے کے لئے ہم جو اپنے آپ کو مسیح محمدی سے وابستہ کرتے ہیں اپنی طبیعتوں میں کسی قسم کی قبض پیدا ہونے دیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔

"تثلیث کے گڑھ لندن میں محبت ایثار اور اطاعت کا نمونہ پیش کرتے ہوئے سب سے پہلی مسجد بنانے والی بہنو! خلیفہ وقت کی آواز پہ دیوانہ وار بڑھنے والے بزرگو اور بھائیو! جھلس دینے والی گرمی اور تپتی ریت کا سینہ چیر کر گذرنے والو۔ سردی کی یخ بستہ ہواؤں سے ٹکرانے والو۔ اپنے بچوں اور عزیزوں سے بے نیاز ہو کر دکھی انسانیت کی خدمت کرنے والو اور فضل عمرؓ سے رفاقت اور قربانی کا سبق سیکھنے والے خدام بھائیو اور بچو! خلیفۂ وقت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ خوشخبری دے رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے ہمیں ۸۲ سالہ حقیر قربانیوں کے نتیجہ میں ہمیں صد سالہ احمدیہ جوبلی کا تحفہ پیش کیا ہے تاہم اس تحفہ کی روشنی میں خدا اور اس کے رسول ؐ کے لئے دل جیتنے کے لئے اپنی قربانیوں اور کوششوں کو تیز سے تیز تر کرو۔ آئیں ہم اس جشن کو شایانِ شان طریق سے منانے کے لئے ابھی سے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مبارک خواہشات کے مطابق اپنی جدوجہد کا آغاز کر دیں۔ حضور کی پہلی مبارک خواہش صد سالہ احمدیہ جوبلی کے وعدے ۲½ کروڑ کی حد کو پھلانگ کر ۵ کروڑ نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ جائیں (خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے) اور دنیاوی دولت کے پجاری اور اس کی رنگینیوں میں کھو جانے والوں پر ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ ذیل ارشادات حقیقتاً حقیقت ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمتوں کے نتیجہ میں ہمیشہ حقیقت بن کر چمکیں گے۔

"میں خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے میں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے تو تعمیل کے لئے تیار۔

حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہو سکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو.....

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و صفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک و اسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جانیں تک دے دیں۔ یہ تامل اور افسوس نہیں کیا یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا اسی طرح میں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اسی قدر اور مرتبہ کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلاتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۳۶، ۳۳۷)

اذکروا موتاکم بالخیر

اہلیہ صاحبہ مولوی عبد القیوم صاحب ایڈووکیٹ مرحوم آف مانسہرہ

(محترم مولوی محمد عرفان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ سرحد)

ہمارے خاندان میں اولاً سال ۱۸۹۸ء میں جناب مولوی عبد الغنی صاحب دانہ (والد مولوی عبد السبوح صاحب ایڈووکیٹ ایبٹ آباد) کو قبول احمدیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ قبول احمدیت سے قبل آپ سخت تذبذب کی حالت میں دعاؤں میں مشغول ہو گئے۔ ایک رات رویا میں دیکھا کہ آسمان اتنا روشن ہو گیا کہ اس کی روشنی سے زمین و مافیہا بھی روشن اور منور ہو گئے۔ اسی آن میں دیکھا گیا کہ آسمان سے ایک تخت اتر رہا ہے جو کہ زمین پہ ٹھہرا دیکھا کہ اس تخت پر ایک شخص منور چہرہ خوبصورت لباس پہنے بیٹھا ہے بتایا گیا کہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعودؑ ہیں۔ اس خواب کے بعد انہوں نے بیعت کا خط تحریر کر دیا۔ وہ بہت دیندار، دعا گو، تہجد گزار تھے افسوس کہ خلافت ثانیہ کے قیام پر وہ خلافت سے وابستہ نہ ہوئے۔ خاندان کے دوسرے فرد مولوی عبد القیوم صاحب ساکن پکیاہ تھے۔ جنہوں نے سال ۱۹۱۸ء کے آگے پیچھے زمانہ طالب علمی میں خلافت ثانیہ کے دور میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہونے کی سعادت حاصل کی۔ ان کے بعد حکیم عبد الواحد صاحب ان کے برادر خورد سال ۱۹۲۲ء میں احمدی ہوئے جن کی دعاؤں اور کوشش سے خاکسار کو جماعت مومنین میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ

مولوی عبد القیوم صاحب بڑے خوبصورت جوان اور کیا بلحاظ تعلیم اور کیا بلحاظ کھلاڑی ہونے کے ہمیشہ ممتاز رہے بسال ۱۹۲۶ء میں علیگڑھ یونیورسٹی سے ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی وہ زمانہ قیام ایبٹ آباد میں اپنی اعلیٰ صلاحیت کے باعث انجمن اسلامیہ ایبٹ آباد کے سیکرٹری منتخب ہو گئے تھے۔ برطانوی حکومت کے خلاف تحریک خلافت اس زمانہ میں بڑے زوروں پر تھی۔ لائسنس وکالت حاصل کرنے سے قبل سر ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے درخواست کے ساتھ no objection (کوئی اعتراض نہیں) کا سرٹیفکیٹ شامل کرنا ضروری ہوتا تھا ضلع ہزارہ کے ڈپٹی کمشنر جنہوں نے انجمن اسلامیہ کے رکن ہونے کے باعث ان کو وہ سرٹیفکیٹ نہ دیا اور انکار کر دیا اس پر وہ ڈپٹی کمشنر پشاور سے وہ سرٹیفکیٹ حاصل کر کے چارسدہ ضلع پشاور میں پریکٹس کرنے لگے حسن اتفاق سے خان بہادر محمود خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر تعینات ہو گئے۔ اس طرح ان کی وکالت کامیاب رہی۔ بعد میں حالات بدل جانے پر وہ مانسہرہ آ گئے اور کام یہاں شروع کر دیا۔ بعد میں شاہجہان بیگم جو اپنے خاندان کی لڑکی تھی سے شادی ہو گئی۔ اس شادی میں میری سعی کارگر ہوئی تھی۔ سال ۱۹۲۹ء میں وہ ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہو گئے کہ ان کی زبان بوجہ لکنت پیدا ہو جانے کے قوتِ گویائی سے متاثر ہو گئی۔ اور وہ وکالت سے معذور ہو گئے۔ پھر آہستہ آہستہ بدن میں کمزوری پیدا ہونی شروع ہو گئی اور رعشہ طاری ہو گیا۔ غذا چبانے لگنے میں دشواری پیدا ہو گئی اور یہ سلسلہ پورے سترہ سال (۱۹۲۹ء سے ۱۹۴۶ء تک) رہا۔ ان کو دو دو گھنٹے تک چمچ چمچ کے ذریعہ کھلانا اور پھر صاف ستھرا رکھنا۔ ہر طرح کی خدمت۔ شوق، خلوص درد دل سے کرنا اس نیک خاتون کا کام تھا اس خدمت گزاری میں وہ ٹی بی کی بیمار ہو گئی اور دو سال ڈاڈر سینی ٹوریم میں زیر علاج رہی صحت مند ہو کر پھر یہی خدمت خاوند کا موقع ملا۔ اور ہمیشہ بشاشت قلبی کے ساتھ اس خدمت میں مصروف رہی۔ یہ اپنی مثال آپ ہے۔ بڑی دیندار۔ پابند صوم و صلوٰۃ۔ قرآن شریف پڑھنا اور پڑھانا ان کا شغل تھا۔ بڑی ہمدرد غریب مسکین سے شفقت اور محبت سے پیش آنا ان کا شعار تھا۔ سر میں کینسر کی بیماری پیدا ہو گئی بہتر علاج معالجہ علاج سے فائدہ بھی عارضی طور پر ہوتا رہا۔ مگر آخر یہ بیماری جان لیوا ثابت ہوئی۔ ۳ فروری کو صبح کچھ دلیا مانگ کر کھایا۔ پھر خاموشی سے ابدی نیند سو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خلافت ثانیہ کے عہد میں انہوں نے بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔ احمدیہ قبرستان مانسہرہ میں ۲ بجے جنازہ پڑھا گیا۔ ایبٹ آباد۔ مانسہرہ دار کے دوست شامل جنازہ ہوئے۔ وفات سے ایک ہفتہ قبل ان کے بڑے لڑکے عبد الحفیظ نگرانی نے رویا میں دیکھا کہ والدہ پوچھتی ہیں۔ کہ یوم عاشورہ کب ختم ہو گا۔ وہ ۳ فروری (اتوار) کا دن بتا کر پوچھتا ہے کہ کیوں پوچھ رہی ہیں۔ جواب میں کہہ رہی ہیں کہ تیاری کرنی ہے۔ یہ تیاری ان کے سفر کی تھی مرحومہ کے دو لڑکے (عبد الحفیظ اور عبد العزیز) صاحبان ہیں۔ جو جماعت سے مخلصانہ تعلق رکھتے ہیں۔ عبد الحفیظ صاحب نے ملازمت سے فارغ ہو کر ایبٹ آباد میں سنگر سیونگ مشین کی سیل ایجنسی لے لی ہے اور عبد العزیز صاحب شیخ مانسہرہ میں کشمیر روڈ پر جہانگیری برادرز کے نام سے کیمسٹ اور ڈرگسٹ کی دکان کھولی ہوئی ہے۔ وہ خدمتِ خلق کے جذبہ میں سرشار رہتے ہیں اور اپنی ہر دلعزیزی اور حسن رویہ سے احمدی اور غیر از جماعت افراد میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ جماعت احمدیہ مانسہرہ کے سیکرٹری مال ہیں اور جماعت کے کاموں میں بڑی دلچسپی رکھتے ہیں۔

جملہ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور ان کی اولاد کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کو خدمت دین کی بڑھ چڑھ کر توفیق دے (آمین)

اعلان

مارچ کے ماہ کے لئے کتاب "سناتن دھرم" مقرر کی گئی ہے۔ ناظرین مقامی اس کتاب کو ضرورت کے مطابق دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے بذریعہ وی پی منگوا کر خدام میں تقسیم فرما دیں۔ اور ماہ کے آخر میں امتحان لے کر مرکز کو اطلاع کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

- محترم قریشی محمد حنیف صاحب کو سکوٹر کے ایک حادثہ میں پاؤں پر شدید چوٹ آئی ہے۔ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔
- محترم حکیم نور علی خان صاحب فلیمنگ روڈ لاہور کے بھائی صوبیدار میجر صفدر علی خان صاحب شدید بیمار ہیں اور سی۔ ایم۔ ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ وہ خود بھی عارضہ قلب بیمار ہیں۔
- مکرم محمد عاشق صاحب خالد کلانیڈ سے سائٹیکس کا آپریشن جگر میں ہو رہا ہے۔
- مکرم دین محمد صاحب حافظ بھیدیاں ساسی والا شہر کے والد چوہدری رسول خان صاحب میواتی بیمار ہیں۔
- محترم مولوی عبد الرحمان صاحب مبشر رحمانیہ منزل ڈیرہ غازی خان کو ایک حادثہ میں کمر کے نچلے حصہ میں سخت چوٹ آئی ہے۔ صاحب فراش ہیں۔
- مکرم مولوی ابو المبارک صاحب پسرور ضلع سیالکوٹ کے صاحبزادے رشید مبارک بی۔ اے درد گردہ میں مبتلا ہیں۔ گردہ میں پتھری ہے جس کے لئے آپریشن علاج تجویز ہوا ہے۔
- مکرم چوہدری شاہ محمد صاحب نسیم احمد آباد سٹیٹ کی والدہ محترمہ عارضہ بخار و شدید کھانسی اور درد پسلیوں بیمار ہیں۔

احباب ان سب کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چارٹ نمبر ۲

ہماری مشہور سبزیاں (بلحاظ موسم گرما)

نام سبزی	قسم زمین	وقت کاشت	طریقہ کاشت	شرح بیج فی ایکڑ	ترقی دادہ اقسام	تیاری زمین	کھادیں	آبپاشی	بیماریوں کا علاج	وقت برداشت	پیداوار فی ایکڑ	متفرق
خربوزہ (خریف)	ہلکی میرا زمین	فروری، مارچ	پانچ پانچ فٹ چوڑی کھیلیوں پر تین تین فٹ کے فاصلہ پر بیج لگایا جائے شروع میں جب پودے چھوٹے ہوں دو گوڈیاں دیں۔	۲ تا ۲½ سیر	نمبر ۱۹۶ و نمبر ۲۲۰ اگیتی اقسام ہیں	تین چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم کر لیں۔	ہلکی زمین میں ۲۰ گڈے گوبر کی کھاد اور پھل آنے پر ۲/۱ من امونیم سلفیٹ ڈالی جائے۔	بوقت ضرورت پانی دیا جائے پھل لگنے پر پانی بند کر دیں۔	پھلوں کی مکھی اور لال بھونڈی [illegible] کا سپرے اور پھپھوندی کے لئے ڈائلیٹ کا سپرے	مئی جون	۱۶۰ من	پھل صبح سویرے یا شام کو توڑا جائے
تربوز (خریف)	ہلکی میرا	فروری تا مارچ جون تا جولائی	چھ چھ فٹ چوڑی کھیلیوں پر چار چار فٹ کے فاصلہ پر بیج لگائیں شروع میں دو گوڈیاں ضرور دیں	۲ تا ۲½ سیر	نمبر ۲۱	تین چار دفعہ ہل اور سہاگہ دے کر زمین نرم کر لیں	۱۵ گڈے کھاد گوبر تیاری زمین کے وقت دیں اور پھل آنے سے پہلے دو من الومینیم سلفیٹ دیں	حسب ضرورت پانی دیں	لال بھونڈی اور پھپھوندی کے لئے ڈیپٹریکس اور ڈائلیٹ کا سپرے کریں	مئی تا جولائی ستمبر تا نومبر	۲۰۰ من	پھل موٹا ہونے پر پانی بند کر دیں
گھیا کدو (خریف)	بھاری زمین	مارچ تا جولائی	آٹھ فٹ کے فاصلے پر کھیلیاں پر چار چار فٹ پر بیج لگائیں اور تین گوڈیاں دیں	۲ سیر	—	تین چار دفعہ ہل اور سہاگہ چلا کر زمین نرم کر لیں	کاشت سے پہلے ۲۰ گڈے گوبر کی کھاد ڈالیں	حسب ضرورت پانی دیں	”	جون تا دسمبر	۲۵۰ من	پھل توڑتے وقت ڈنڈی کا حصہ ساتھ رکھیں پھل خراب نہیں ہوگا۔
شکر قندی (خریف)	ہلکی میرا ریتلی زمین	مارچ اپریل	۲ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۹" کے فاصلے پر گذشتہ فصل کی شاخیں لگائیں اور دو گوڈیاں دیں دو دفعہ مٹی چڑھائیں۔	۵ من شاخیں	سفید سرخ	چار پانچ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کر لیں	۱۲ گڈے گوبر کی کھاد اور ۲ من سپر فاسفیٹ کاشت سے پہلے ڈالیں	ہر دس روز بعد پانی دیں	”	ستمبر تا نومبر	۲۰۰ من	تندرست شاخیں آئندہ فصل کے بیج کے طور پر رکھیں۔
اروی (خریف)	بھاری زمین	فروری مارچ	۲ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۹" - ۶" کے فاصلہ پر	۱۰ - ۱۵ من	—	پانچ چھ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین کو نرم کر لیں۔	۴۰ گڈے گوبر کی کھاد ۲ من سپر فاسفیٹ اور ایک من یوریا بوقت کاشت استعمال کریں	ہر دس روز بعد پانی دیں	—	ستمبر اکتوبر	۲۰۰ من	پانی کھیلیوں کے اوپر نہ چڑھے
ہلدی (خریف)	بھاری زمین	اپریل مئی	ایک فٹ چوڑی کھیلیوں پر ۳" سے ۶" کے فاصلہ پر پودے لگائیں۔ تین گوڈیاں دیں اور دو دفعہ مٹی چڑھائیں	۱۲-۱۳ من	—	پانچ چھ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کی جائے۔	۳۰ گڈے گوبر کی گلی سڑی کھاد اور دو من سپر فاسفیٹ بوقت کاشت اور دو من امونیم سلفیٹ جب فصل کو دوسری مٹی چڑھائیں۔	ہر ہفتہ کے بعد پانی دیں	—	جنوری	۱۶۰ من	کھیلیوں پر پانی نہ چڑھے مگر دو فصل برداشت نہ کریں آئندہ سال زیادہ پیداوار ہوگی
ادرک (خریف)	بھاری زمین	فروری تا اپریل	۱½ فٹ چوڑی کھیلیوں پر ایک فٹ کے فاصلے پر پودے لگائیں۔ دو گوڈیاں اور دو دفعہ مٹی چڑھائیں	۸ - ۱۰ من	—	پانچ چھ دفعہ ہل سہاگہ چلا کر زمین نرم کر لیں	۳۰ گڈے گوبر کی کھاد اور دو من سپر فاسفیٹ بوقت کاشت اور دو من یوریا مٹی چڑھاتے وقت ڈالیں	ہر پندرہ روز بعد پانی دیں	—	دسمبر جنوری	۱۰۰ من	بطور سونٹھ بھی استعمال ہو سکتی ہے

(وکیل الزراعت تحریک جدید ربوہ)

چندہ مجلس انصار اللہ، سالانہ اجتماع اور اشاعت لٹریچر ہر ماہ ادا فرمائیں! (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرالیون کی احمدی جماعتوں کی پچیسویں ۲۵ سالانہ کانفرنس کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوگئی

اس موقع پر صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کیلئے تین لاکھ روپے سے زائد کے وعدے ہوئے۔ ۲۵ افراد نے بیعت کی

صدر مملکت اور وزیر داخلہ کے پیغامات، پیراماؤنٹ چیفس اور دیگر اعلیٰ سرکاری حکام کی شرکت

سیرالیون سے مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح امیر جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

جماعت ہائے احمدیہ سیرالیون کی پچیسویں سالانہ کانفرنس اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی، الحمدللہ۔

کانفرنس کے لئے جناب صدر مملکت اور وزیر داخلہ نے پیغامات بھیجے جو پڑھ کر سُنائے گئے۔ سیرالیون کے وزیر داخلہ نے اپنے پیغام میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کو سراہا اور اس امر پر جماعت کا شکریہ ادا کیا کہ وہ ملک میں تعلیمی ادارے اور طبی مراکز قائم کر کے بے لوث خدمت سرانجام دے رہی ہے۔

کانفرنس میں متعدد پیراماؤنٹ چیفس۔ اعلیٰ سرکاری حکام اور احباب کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ لائبیریا اور گیمبیا کی احمدی جماعتوں کے وفود بھی اس میں شامل ہوئے۔ اس موقع پر صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے لئے تین لاکھ روپے سے زائد کے وعدے ہوئے اور ۲۵ افراد نے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

"میں تین سال کی بجائے ساری عمر وقف کرتا ہوں"

ایک احمدی ڈاکٹر کا قابلِ تقلید نمونہ

مکرم ڈاکٹر منور احمد صاحب مجلس نصرت جہاں کی طرف سے حال ہی میں مغربی افریقہ کے ملک غانا میں بھجوائے گئے ہیں۔ آپ ۱۹۶۲ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ڈاکٹری کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سے اب تک مختلف عرب ممالک میں اور پھر انگلستان میں طبی خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ آپ نے لنڈن میں سینے کی امراض کا ایک خاص کورس بھی پاس کیا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ انگلستان ۱۹۷۳ء کے دوران آپ نے اپنے آقا کی خدمت میں حاضر ہو کر نصرت جہاں سکیم کے تحت کام کرنے کے لئے تین سال کے لئے اپنی خدمات کو پیش کیا اور ۲۴ دسمبر ۱۹۷۳ء کو غانا پہنچ گئے۔ اس وقت آپ کوکوفو احمدیہ ہسپتال میں برگیڈیئر ڈاکٹر غلام احمد صاحب کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ آپ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے صدسالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے اور اسلام کی راہ میں اپنی جان و مال کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے اپنے آقا کی خدمت میں اپنے خط مورخہ ۸ فروری ۱۹۷۴ء میں لکھتے ہیں:۔

"سیدی و آقائی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا تعالیٰ حضور پر لکھوکھا برکتیں نازل فرمائے اور اسلام کو دنیا پر جلد از جلد غلبہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ صدسالہ احمدیہ جوبلی کے متعلق حضور کے منصوبہ کی تفصیلات ملیں۔ اس سلسلے میں اپنی طرف سے مندرجہ ذیل وعدے پیش کرتا ہوں

۱۔ پچاس ہزار روپیہ یا اس کے برابر رقم کسی اور کرنسی میں۔

۲۔ نصرت جہاں (سکیم) کے لئے تین سال کی بجائے ساری عمر وقف کرتا ہوں۔

حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ دونوں وعدے پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے"

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

یہ رقم کس کی ہے؟

بتاریخ ۲۵ فروری ۱۹۷۴ء خاکسار کو ۵۰ روپے ملے ہیں جن کے ہوں وہ نشانی بتا کر مجھ سے حاصل کر لیں۔

(نسیم حسین ایاز بر مکان مولوی غلام حسین صاحب ایاز مرحوم۔ تحریک جدید کوارٹر ۵۴ ربوہ)

محبوب کاجل

آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کے لئے بہترین تحفہ۔

تیار کردہ:۔ عبدالقادر ابن ماسٹر ماموں خان مرحوم۔

دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ

بالمقابل ایوانِ محمود

فون نمبر ۶۳۸

ھو الشافی

بواسیر کی شدید تکلیف میں ایک مریض کو پائلز کیور PILES CURE

استعمال کروا کر جناب نعیم احمد صاحب کنٹونمنٹ ایگزیکٹو آفیسر کھاریاں تحریر فرماتے ہیں:۔

"مجھے یہ لکھتے ہوئے مسرت ہو رہی ہے کہ پائلز کیور کے بعد سے اب تک انہیں دوبارہ بواسیر کی تکلیف نہیں ہوئی۔ یہ یقینی طور پر انسانیت کی خدمت ہے جس کے لئے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔" قیمت فی کورس ۱۰/۔ روپے

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور۔ کراچی

ہیڈ آفس ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

فون نمبر ۶۶۱/۶۰۷

صاحبِ نصاب احباب کی توجہ کیلئے

جن احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ نے دینی دولت و خوشحالی کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہے اور ان کے پاس اتنا مال ہے کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو تو چاہیئے کہ وہ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے حکم کی تعمیل میں اپنے اموال پر زکوٰۃ ادا کریں۔ یہ رقم خلیفۂ وقت کی زیر نگرانی یتامیٰ، مساکین اور دوسرے مستحق افراد کی پرورش اور بہبود پر صرف کی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسے اموال جن کا ایک حصہ مخلوقِ خدا پر خرچ ہوتا ہو ہر لحاظ سے بابرکت ہو جاتے ہیں۔

پس ایسے اصحاب جن پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو زکوٰۃ ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کریں اور اپنے نادار بھائیوں کی دعائیں لیں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

دعوتِ ولیمہ

۲۴ فروری کو محترم ماسٹر ضیاء الدین صاحب ارشد محلہ دارالبرکات ربوہ نے اپنے مکان پر اپنے بیٹے عزیز بشارت وحید صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں بہت سے احباب شامل ہوئے۔ اس موقع پر محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ نے دعا کرائی۔

عزیز بشارت وحید صاحب کا نکاح ۱۷ فروری ۱۹۷۴ء کو بمقام ملتان عزیزہ فضیلت پروین صاحبہ بنت شیخ محمد یونس صاحب کے ساتھ بعوض دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا گیا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴